REGISTERED.

No L. 89.

اخبار نور افشاں لودھیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ؎

نمبر (۳۲)

مطبوعہ ۱ اگست ۱۹۱۰ء بروز جمعہ

جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

جلال آباد میں نہایت سخت آگ لگی۔ ۵۰۰ گھر جل گئے + پیکن میں ۵۵۰۰۰ سپاہی برڈن رائیفل سے مسلح ہیں جو خفیہ ۱۸۹۱ء میں روس سے منگائی گئی تھیں + ۷ جولائی کو کابل سے خبر آئی کہ امیر نے مسجدوں میں دعا مانگنے کا حکم دیا تاکہ مینہ برسے + اجودھیا میں جس شخص نے سڑک پر کچھ رکھکر ریلوے حادثہ کی کوشش کی تھی۔ اس کو بعد ثبوت جرم ۴ سال کی قید بامشقت ہوئی + ملک سیام میں عورتیں بچوں کو ہاتھیوں کی حفاظت میں چھوڑ دیتی ہیں اور ہاتھی کبھی بیوفائی نہیں کرتے۔ اگر کوئی آفت آئے تو ہاتھی اپنی سونڈ سے اُٹھا کر بچوں کو اپنی پیٹھ پر رکھ لیتا ہے + آسٹریلیا میں ایک ہوٹل ہے۔ یہاں ویل مچھلی کو ایک قبر کی شکل میں کاٹ ڈالتے ہیں جن لوگوں کو گٹھیا کا مرض ہوتا ہے وہ اس قبر میں دو گھنٹہ تک پڑے رہتے ہیں + حضور وائسرائے یکم اگست کو بھیلوں کے علاقہ مقام دوہد میں صبح کے وقت پہنچے بارش نہایت عمدہ ہو رہی تھی۔ یہہ علاقہ گجرات میں ہے + اضلاع متوسط کے چیف کمشنر انتظام قحط کے لیے ۸ جولائی کو ہوشنگ آباد کو روانہ ہو گئے۔ وہاں مسٹر ہولڈرنیس سیکرٹری گورنمنٹ ہند سے مشورہ کریں گے جو وائسرائے کے ہمراہ ہیں + مسٹر ہولڈرنیس حضور وائسرائے کی پارٹی چھوڑ کر اسی غرض سے ہوشنگ آباد جاویں گے + ناگپور میں بارش خوب ہو گئی مگر ہیضہ نے نئی آفت کھڑی کر دی۔ ہر روز خوفناک فوتیاں ہوتی ہیں ؎

بمبئی میں یکم اگست کو طاعون کی کوئی واردات نہ ہوئی مگر ہیضہ سے ۹ مرے + بنگال کے سابق انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر ای۔ آر۔ ہنری سی۔ ایس۔ آئی۔ کو جوہانسبرگ میں خاص عہدہ دیا گیا۔ آپ لارڈ رابرٹس کے ماتحت محکمہ تحقیقات فوجداری کے افسر مقرر ہوئے ہیں + میونسپلٹی کلکتہ کا اجلاس بوجہ ماتم حضور ڈیوک آف اڈنبرا ایک ہفتہ تک ملتوی کیا گیا۔ اور حضور قیصرہ کی خدمت میں پیغام ماتم پرسی بھی روانہ کریں گے ؎ حضور نظام کے جشن سالگرہ منانے کے لیے رعایا نے ایک لاکھ سے زیادہ روپیہ جمع کیا تھا مگر حضور ممدوح نے فرمایا کہ جلسوں کی بجائے یہہ روپیہ قحط زدوں کے لیے خیراتی فنڈ میں دیا جاوے + مسٹر ربنٹراپ صاحب انسپکٹر جنرل جنگلات ہند نے ایک کتاب شایع کی ہے جس کا نام فارسٹری ان انڈیا ہے۔ سر رشتہ جنگلات کے طلبا کے لیے یہہ کتاب نہایت مفید ہے۔ کوئیٹہ میں منشی لال چند انسپکٹر ریلوے سٹرک جو مقدمہ قتل میں ماخوذ تھا بری ہو گیا + چودھری سلطان محمد خان صاحب سابق میر منشی افغانستان بیرسٹری پاس کر کے لاہور میں تشریف لے آئے + مہاراجہ گوالیار نے جو بحری ہسپتال مہم چین کے لیے دینے والے ہیں اس کے لیے تمام تیار شدہ سٹیمر لیا جاویگا اس کا نام سیرادون ہے۔ اس کا ماہواری کرایہ ایک لاکھ ۸ ہزار روپیہ ہے + جنگ ٹرنسوال کے لیے جو کشتی بھیجے گئے تھے وہ فوراً بمبئی کو واپس آ رہے ہیں۔ ان کی تنخواہ کا حساب بمبئی میں کیا جاویگا + کسولی میں پاسٹور انسٹی ٹیوٹ جاری ہو گیا۔ سگ گزیدہ کا علاج اب یہیں ہو جاویگا۔ پیرس جانے کی ضرورت نہ رہی ؎

بباعث کثرت بارش کے شملہ کی ٹانگہ سڑک پر جابجا چٹان آ پڑے۔ لیکن مرمت فوراً کر دی گئی + جنرل گیسلی صاحب جو جنگ چین کی کمان پر ہیں ہندوستان کے کوارٹر ماسٹر جنرل بنائے گئے + ہندوستان سے جنگ چین کیلیے اب تک ۹ میکسم توپیں جا چکی ہیں + پٹیالہ و جیند میں ایک ہفتہ میں ۲۲۰۳ واردات اور ۱۰۸ فوتیاں ہوئیں ؎ مہارانا ریلوے اسٹیشن چتوڑ گڈھ پر سخت بدنظمی ہے اور پولیس جس کا کام چوری کا انتظام کرنا ہے خود چوری کرتی ہے۔ گلاب سنگھ کانسٹبل کے بھائی کو چوری میں سزا ہو گئی ہے گلاب خاں کانسٹبل معہ مال چوری کے گرفتار ہو کر عدالت کو چالان کیا گیا تھا جو ضمانت پر رہا ہے۔ بھاگیرت کنسٹبل بھی معہ مال گرفتار ہوا ہے اس نے عدالت میں دوسرے کنسٹبلاں کے نام ظاہر کئے ہیں + جس طرح افسران طاعون کو ایک اردلی دوران سفر میں ساتھ رکھنے کی اجازت تھی۔ یہہ رعایت افسران کمپ قحط پر بھی وسیع کی گئی ہے + ۲۰ جولائی کو آگرہ میں خوب موسلا دھار بارش ہوئی + بھاگلپور کے راجہ صاحب سورج نراین سنگھ بہادر سرگباشی کلکتہ یونیورسٹی کو ایک لاکھ روپیہ بغیر کسی شرط کے عطا کر گئے ہیں + دیوند و گڈریا جو ضلع پونا میں رہتا تھا اس نے انتقاماً اپنے دشمن کے تمام خاندان کو جنگل میں لے جا کر مار ڈالا + بنارس میں سر انٹونی میکڈانل نے بجواب ایڈریس بیان کیا کہ اپنے دور حکومت میں ہم نے مسلمانوں کو ۱۰۷ اور ہندوؤں کو ۱۴۲ عہدے دئے ہیں۔ اس صوبہ کے اکثر باشندوں کی زبان ہندی ہونے کی وجہ سے ہندی حروف کی اجازت دی گئی ہے ؎

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای ایم ویری صاحب ایم ڈی ڈی ایڈیٹر
پادری این پریداس صاحب پنڈت رام ناتھ صاحب اور منشی عالم | اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری ایچ گولکناتھ صاحب و پادری غلام مسیح صاحب | ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین صاحب بی اے و پادری بی سی اوپل صاحب
پادری جی ایل ٹھاکرداس صاحب و پادری خیل سنگھ صاحب
پادری بی بی سالفصاحب و پادری کیدارناتھ صاحبان | کارسپانڈنٹس

جنگ ٹرنسوال - لڑائی کے عرصۂ دراز تک جاری رہنے سے غریب بوئر لوگ کروگر کی جان کو روتے ہیں۔ مگر وہ دیوانوں کی طرح برابر بوئروں کو جوش دلا رہا ہے۔ روز بروز کروگر کی عزت خاک میں مل جاتی ہے۔ بوئروں نے مکاڈوڈارپ خالی کر دیا اور لیڈیزبرگ اور نیلپروٹ کے درمیان سلسلہ تار کو درست کر دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لیڈنبرگ میں بوئر کچھ حملہ جنگ کریں گے۔ ساتھ ہی یہہ بھی ظاہر ہو کہ بوئر لوگ جا بجا مطیع ہوتے جاتے ہیں۔ چنانچہ لارڈ رابرٹس لکھتے ہیں کہ اور بارہ سو بوئروں نے اپنے آپ کو جنرل ہنٹر کے سپرد کر دیا اور بوئر کمانڈر پورٹر اور روبرٹ نے اپنے آپ کو جنرل ہملٹن کے حوالہ کر دیا اور امید ہے کہ چار ہزار بوئر اور قید ہو جائیں گے۔ بوئر کمانڈروں کو صف توڑ کر نکل جانے اور جس طرف کو چاہیں بھاگ جانے کی عجیب مشق ہے۔ چنانچہ بوئر کمانڈر اولیور معہ پانچ توپوں کے برٹش فوج کی زد سے بچکر ہری سمتھ کو بھاگ گیا۔ افسوس کہ ایک رسد رسانی کی ٹرین پٹری سے اتر گئی۔ اس حادثہ میں ہمارے ۱۳ سپاہی قتل اور ۳۹ زخمی ہو گئے۔ تحقیقات ہو رہی ہے کہ کیوں تبرول نے خرابی سڑک کی پہلے سے اطلاع نہ دی۔ گرفتاری فورسیبرگ میں بوئر کمانڈنٹ ڈویلیر اور کروتھر معہ ایک توپ کے جنرل ہنٹر کے ہاتھ آئے اور جنرل ہنٹر نے اِدھر اُدھر مدفون توپوں اور گولی بارود کے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔ بوئر جنرل ڈکلیری اور جنرل بیڈن پاول میں سخت جنگ ہو رہی ہے۔ کرنل ہکمین جنرل بیڈن پاول کی مدد کے لئے جانے لگے تھے مگر بالادست افسروں نے اس حکم کی تردید کر دی۔ مگر پھر خبر آئی کہ جنرل بیڈن پاول مقام رسٹنبرگ میں محصور ہو گئے۔ جنرل آئن ہملٹن ان کو خلاص کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اور لارڈ کچنر جنرل ڈیویٹ کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں۔ اچھی طرح خبر لیکر چھوڑیں گے ؛

جنگ چین - یوروپین افواج میں اس بات کا جھگڑا تھا کہ تمام مشترکہ افواج کی کمان کسکے سپرد کیجاوے ہر ایک سلطنت یہہ چاہتی ہے کہ اس اعلیٰ عہدہ پر اُسیکا جنرل ہو۔ اس معاملہ کی ہنوز کوئی خبر نہیں آئی مگر یہہ خبر آئی ہے کہ مشترکہ افواج نے پیکن پر پیشقدمی کر دی۔ امید کی جاتی ہے کہ ایک ہفتہ تک وہاں پہنچ جائینگی۔ ۸۰ میل کے قریب فاصلہ طے کرنا پڑیگا اور امید نہیں ہے کہ کوئی بڑی رکاوٹ پیش آوے۔ خواہ آپس میں یوروپین سلطنتوں میں کتنا ہی جھگڑا ہو مگر ایکدفعہ چین کو یوروپین عظمت کا تماشا دکھانیکے لئے سب باہم متفق ہیں۔ گورنمنٹ انگریزی کی بلوبک سے واضح ہوتا ہے کہ ابتدا میں انگلینڈ نے جاپان کو لکھا تھا کہ فوراً فوجیں روانہ کر کے چین میں امن قایم کرے اور جو کچھ خرچ ہوگا اسکا ذمہ وار انگلینڈ ہوگا۔ اسی بلوبک کی بحث میں جب دریافت کیا گیا کہ اب جاپان کے ساتھ کیا اقرار ہے تو مسٹر بکس بیچ نے جواب دیا کہ ہم نے خرچ برداشت کرنیکا اقرار اس شرط پر کیا تھا کہ جاپان فوراً امن قایم کرنیکے لئے فوج روانہ کرے لیکن چونکہ جاپان نے اسوقت فوج نہ بھیجی بعد میں بھیجی اس لئے ہمارا معاہدہ فسخ ہو گیا ؛

تار برقیاں

نانکن کا وایسرائے اشتہار دیتا ہے کہ اگر پیکن پر حملہ کیا تو سب سفیر قتل کروائے جائیں گے اس دھمکی سے تمام یوروپین سلطنتوں میں اندیشہ پیدا ہو گیا اور حملہ کرنے کی دلیری نہیں کرینگے۔ **چینی** کہتے ہیں کہ تمام سفیر بطور یرغمال کے آیندہ شرایط طے ہونے تک ہمارے پاس رہیں گے۔ اگر شرایط طے کئے بغیر پیکن پر چڑھائی کی اور سفیر مارے گئے تو یوروپین سلطنتوں کا قصور ہوگا۔ اخبار سٹنڈرڈ کہتا ہے کہ چین میں انگریزی فوجوں کا انتظام نہایت سُست نکلا۔ باقی طاقتوں کی افواج پیکن پر حملہ کرنے کے لئے ایک ہفتہ پہلے سے بالکل تیار تھیں۔ **چینی** فوجیں کثیر تعداد میں تنتسن کے مقابلے کے لئے روانہ کی گئیں ؛ **تنتسن** سے روئٹر نے خبر بھیجی کہ متفقہ افواج میں یگانگت ہے۔ افسروں میں بھی موافقت ہے۔ صرف کمانڈروں میں اس بات کی رقابت ہے کہ اعلیٰ کمان کس کو ملیگی اور یہی وجہ ہے کہ جس سے روانگی میں تاخیر واقع ہو رہی ہے۔ **تمام سلطنتیں** اس بات کی معترف ہیں کہ جاپانی فوج کا بندوبست اور انتظام سب سے بڑھکر ہے۔ **تنتسن** کی تازہ خبر یہہ ہے کہ یہہ مقام صحت کے لحاظ سے نہایت ہولناک ہے۔ جہاں فوجوں کا رہنا ناممکن ہے۔ **لنڈن** سے جنرل گریگ معہ سٹاف کے ہانگ کانگ میں رونق افروز ہو گئے اور افواج بھی متواتر آ رہی ہیں۔ **جنرل** رنڈل کی فوجیں بوئروں کے گرفتار شدہ گھوڑوں پر سواری کرتی ہیں ؛ **سات** سو بوئر جنرل ہنٹر کے مطیع ہو گئے۔ **جنرل** بیڈن پاول مقام رسٹنبرگ میں بوئروں نے گھیر لیا۔ جنرل آئن ہملٹن چھڑانے گئے ہیں۔ **مقام** ملیکو وچنگ کے متصل روسیوں نے ایک بڑی فتح حاصل کی۔ چینیوں کا مشہور قلعہ جو دریائے سنگاری کے مقابل واقع ہے چھین لیا۔ **ایک** نیا سردار مسمی پنگ ہنگ پیکن میں آیا ہے اس نے فسنگ ال یامن کے دو افسروں کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر قتل کروا ڈالا۔ پرنس چنگ جو صلح کی کوشش کرتا تھا اس کی امید جاتی رہی۔ **تنتسن** کے متصل چینی فوجوں کے ساتھ جنگ شروع ہو گئی جاپانی معہ انگریزی فوج کے تنتسن سے ۷ میل کے فاصلہ پر جا رہی تھی کہ دشمن گھات میں تھا۔ ۱۸ جاپانی قتل شاید برٹش کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ حضور ڈیوک آف اڈنبرا کا جنازہ ۵ جولائی کو نہایت شان و شوکت کے ساتھ نکالا گیا۔ حضور ملکہ معظمہ کی طرف سے جو ہار چڑھانے کے لئے تھا وہ سادہ تھا اور اس پر یہہ الفاظ تھے۔ ایک غمگین والدہ کی طرف سے۔ مہاولپنڈی کے مشرد صبحی بھائی جنہوں نے جنگ ٹرنسوال کے متعلق گورنمنٹ کو ناگولکی گرانبہا امداد دی تھی اب انہوں نے معرکہ چین میں بھی کیولری بریگیڈ کے لئے مزید ٹانگے پیش کئے۔ یہہ ٹانگے ابتدا اگست میں کلکتہ سے روانہ ہونگے

پاسبان اور کلیسیا

بھائیو! آپ لوگوں کے بار بار کال دینے نے مجھ کو حیرت میں ڈالدیا۔ جس قدر میں نے غور کیا مجھ کو یہہ معلوم ہوا کہ ہندوستان میں ابھی وقت نہیں آیا کہ کلیسیاؤں کے مانگنے پر ان کو پاسبان دیئے جاویں اور نہ ایسے لوگ ہندوستانیوں میں ہیں جو اس عہدہ کو بالکل روحوں کے بچانے کے واسطے قبول کرتے ہوں۔ میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ اکثر لائسنشیئٹس کسی نہ کسی غرض کو مدنظر رکھکر اس عہدہ کو قبول کرنے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں اور کلیسیا صرف چند سوفدار شرکا کے اشتعال سے کال دیتی ہی۔ اول تو دونوں فریق نہایت خوشی سے ایک دوسرے کو قبول کرلیتے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں جب پاسبان نے عدالت کی باگ اپنے ہاتھ میں پکڑی کہ فوراً کلیسیا کا دل بگڑا۔ چندہ کم ہونے لگا۔ مقدمے دائر ہونے لگے اول تو پاسبان دوست اور نیک چلن تھا۔ اب دشمن اور بدچلن ہوگیا۔ بلکہ کلیسیا یہاں تک اس کو دق کرڈالتی ہی کہ بیچارہ پاسبان یا تو آپ ہی اپنا تعلق قطع کرلیتا ہی یا اگر جھوٹ نے بہت رسائی پائی تو عدالت بالا نے اس کو خارج کردیا۔ میں نے اکثر کلیسیاؤں کی سیر کی اور پاسبانوں سے ملا ہوں۔ میں نے نہ تو بہت ایسے پاسبان پائے جو اپنی خدمت سے خوش ہوں اور نہ کوئی کلیسیا ایسی دیکھی جس کے شرکا اپنے پاسبان سے خوش ہوں اور اس کی تعریف کرتے ہوں۔ اب اس وقت کے نہ پاسبان ایسے ہیں کہ اگر ان کو موقع ملے تو اپنی اس خدمت کو چھوڑ کر الگ ہو جاویں اور کلیسیائیں بھی ایسی ہیں کہ اگر وہاں پر فارن مشنری نہ ہو تو پاسبان کی خوب مرمت کریں۔ جب دونوں طرف یہہ کیفیت ہی تو کہاں کلیسیا اور کہاں پاسبان۔ پاسبان کا عہدہ بڑی عزت کا ہی۔ اس میں کچھ کلام نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ پاکیزگی محبت۔ صبر۔ برداشت اور منصف مزاجی بھی درکار ہی اور کلیسیا کا کام کامل فرمانبرداری اور ہر طور پر پاسبان کی امداد کرنے کا ہی۔ آپ لوگ پاسبان ہیں اور تو کل باتیں پسند کرتے ہو لیکن انصاف کو نہیں چاہتے ہو اور نہ اس کی مدد کرنا پسند کرتے ہو۔ جس وقت پاسبان شریروں کو سزا دیتا ہی آپ لوگ اس کو بدچلن اور بُرا کہکر بدنام کرتے ہو۔ پاسبان چاہیے کیسا ہی پاک ذات کیوں نہ ہو آپ بے الزام ہرگز نہ چھوڑوگے۔ میں دکھلاتا ہوں کہ کلیسیا نے خدا پر الزام لگایا۔ مسیح پر الزام لگائے۔ موسیٰ اور ہارون پر کڑکڑائے۔ اور ان پر پتھراؤ کرنے کو تیار ہوئے۔ شاگردوں پر الزام لگائے۔ اور یہہ کل برائیاں ان لوگوں سے ظہور میں آئیں جو بڑے عزیز تھے۔ اور جنہوں نے دنیا اور آسمان کی کل چیزیں پائیں۔

(۱) آدم جب باغ عدن میں تنہا تھا خدا نے اس کی خوشی اور مدد کے واسطے حوا کو بنایا۔ اس سے آدم خوش ہوا۔ لیکن جب اس نے گناہ کیا تو غور کیجیے کہ آدم کیا جواب دیتا ہی "اس عورت نے جسے تو نے میرے ساتھ کردیا" پیدایش ۳: ۱۲۔ آدم اپنے گناہ کا الزام خدا پر لگاتا ہی کہ تو نے یہہ عورت مجھ کو دی اور اس نے مجھ سے گناہ کروایا۔ نہ تو عورت دیتا اور نہ میں گناہ کرتا۔ یہہ الزام کی طبیعت ہم سب میں برابر چلی آتی ہی۔ بہت نادان لوگ آج تک خدا پر الزام لگاتے ہیں۔ جب کلیسیا نے خدا کو الزام سے نہ چھوڑا تو پاسبان تو ایک انسان ہی اس کو آپ لوگ کب چھوڑیں گے؟

(۲) خدا نے موسیٰ کو مقرر کیا کہ اسرائیلیوں کو مصر سے نکالے اور موسیٰ نے اپنے بھائیوں کی خاطر بادشاہی کو چھوڑ کر گدائی پسند کی۔ اس بات کو سب اسرائیل جانتے تھے۔ اب غور کرئے کہ موسیٰ لوگوں کو تعلیم دیتا ہی کہ آپس میں لڑو مت۔ لوگ کہتے تھے کس نے ہم پر حاکم بنایا ہی۔ خروج ۲: ۱۴۔ موسیٰ اور ہارون تو اپنے لوگوں سے ملاقات کرنے کے منتظر راستہ میں کھڑے کہ ان کو کوئی نیک صلاح دیدیویں لیکن لوگ کہتے ہیں کہ تم ہی دونوں ہماری تکلیفوں کے سبب ہو۔ خروج ۳: ۲۱۔ ایسی حالت دیکھکر موسیٰ بھی گھبرا کر اپنی خدمت سے دست بردار ہونا چاہتا ہی۔ بھائیو یہی حال اب بھی کلیسیاؤں کا ہی۔ موسیٰ ان کے لئے غریب ہوگیا۔ لیکن اس پر الزام پر الزام لگاتے ہیں اب اس خدمت کو چھوڑنا نہ چاہے تو اور کیا کرے۔ سو یہی آپ لوگ کرتے ہیں۔ پاسبان چاہیے کچھ ہی کرے اپنا گھر بھی آپ کو کھلا دیوے لیکن آپ لوگ ضرور اس پر الزام لگاتے ہو تو کون ایسا نادان ہی جو اپنی بے عزتی کرانے کو یہہ بلاہٹ قبول کرے۔ اور دیکھیے کہ جب لوگ بیابان میں کوہ سینا کے پاس پہنچے تو روٹی نہ ملی۔ لوگ موسیٰ پر کڑکڑائے۔ خروج ۱۶: ۳۔ یہی حال اب ہی کہ لوگ روٹی اور تنخواہ کے لئے پاسبان پر خفا ہوکر اس کے خلاف سازشیں باندھتے ہیں یہہ خود میرا تجربہ ہی۔ بھائیو اس میں پاسبان کا کیا قصور ہی۔ اس وقت تو موسیٰ نے لوگوں کے واسطے عرض کی تو خدا نے خوراک دیدی لیکن اب تو روپیہ فارن مشنری کا ہی وہ جسکو چاہیں اسکو دیویں اور جس کو نہ چاہیں اس کو نہ دیویں۔ پاسبان پر کیوں اس کا الزام لگاتے ہو اور کیوں روٹی کے لئے اسکی آبرو خراب کرواتے ہو۔

اور فرض کرو کہ اگر پاسبان یا موسیٰ آپ کو روٹی دلوا بھی دیوے تو کیا آپ اس کے خیر خواہ اور حامی اور مددگار ہو کر اس کے حق میں دعائے خیر کرو گے ہرگز نہیں۔ ان روٹی کھانے والوں کا سلوک جو قدیم میں انہوں نے موسیٰ کے ساتھ کیا اس کو یاد کرو۔ روٹی کھا کر تو اب موسیٰ کی جان لینے کو تیار ہو گئے افسوس آپ لوگوں کی حالت پر۔ ذرا شرم کھاؤ اور تب کال دو۔

(۳) خداوند عیسیٰ نے اپنے لئے اول بارہ غریب آدمی چن لئے وہ ان کو پیار کرتا تھا اور تعلیم دیتا تھا تاکہ وہ لوگ بھی اس کو پیار کرنا سیکھیں عرصہ دراز تک وہ ان کو یہہ باتیں سکھلاتا رہا۔ انہیں لوگوں میں سے ایک اس کو یہہ کہکر فضول خرچ ظاہر کرتا ہے "عطر کی یہہ خرابی" کیوں نہ یہہ فروخت کیا گیا جو غریبوں کے کام آتا۔ انہیں کے دلوں میں یہہ خیال آیا کہ اُستاد کی جگہہ کون ہو۔ سب سے پہلے وہی لوگ مصیبت کے وقت آپ آرام کرتے اور عیسیٰ کو چھوڑ کر فرار ہوتے ہیں۔ جب سب نے اوّل عیسائی لوگ یہہ کہتے کہ اگر یہہ نبی ہوتا تو اس ناپاک کو اپنے پاؤں نہ چھونے دیتا تو غیر قوموں سے یہہ سُنا گیا عجیب ہو کہ دیکھو ایک بیٹہو شرابیوں اور گنہگاروں کا دوست بھائیو اب ذرا غور کرو کہ خدا اسکے بیٹے کے حق میں اور لوگ تو شہادت دیتے ہیں کہ اس نے سب کچھ اچھا کیا لیکن آپ لوگ اس پر الزام لگاتے ہیں۔ جب بیداغ کو بغیر الزام نہ چھوڑا تو انسان کیا جسے آپ چھوڑیں گے۔

اسی طور پر پولوس پر بہت الزام لگائے جنکا ثبوت اُسکے خطوط میں ہے۔

اب اس بیان کو آپ نے سُنا ہے۔ اب میں آپ لوگوں سے دریافت کرتا ہوں کہ جب کلیسیا ونکا یہہ حال ہے تو آپ کس بوتہ پر اس خاکسار کو بے عزت کرنے کے لئے کال دیتے ہیں۔ میں سات برس سے یعنے پادری وائیلی صاحب کے انتقال ہونے کے بعد سے آپ لوگوں کی خدمت کرتا ہوں اور میں نے اس خدمت کے عوض میں آپ سے کچھ نہیں لیا میں نے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالا لیکن آپ لوگوں کو تھوڑا کے وقت پر اور ہمیشہ تازہ دیتا رہا۔ اب آپ بتلائے کہ آپ نے میرے ساتھہ کیا سلوک کئے کبھی میری مدد کی۔ میری کوئی حاجت رفع کی۔ کبھی میری تکلیفوں کا حال دریافت کیا۔ میری خدمتوں کے لئے میرے حال پر غور کر کے کبھی کچھ دیا؟ میں کہتا ہوں کہ ان میں سے آپ لوگوں نے ایک بات بھی نہ کی۔ بلکہ اس کے عوض میرا ٹھیک وہی حال کیا جیسا میں نے اوّل بیان کیا ہے میں نے اپنا مال بھی کھلایا تو بھی آپ لوگوں نے مجھ کو بہت دُکھ دئیے۔ بے عزت کیا۔ شرمندہ کروایا۔ میرے دُکھوں سے آپ کو خوشی ہوئی۔ اب آپ پھر بھولکر اور مجھ کو زیادہ دُکھ دینے کے لئے کال دیتے ہو۔ مجھ کو تعلیم دینے کا شوق ہے سو دیتا رہونگا۔ لیکن اور کسی قسم کی عزت نہیں چاہئے ہے۔ اگر آپ وعدہ کریں کہ آپ میری تابعداری کرینگے اور بُرائی کو بیخ و بن سے دور کرنے میں میرے مددگار ہو گے تاکہ آپ اوروں کے لئے ایک نمونہ ہو ویں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں بھی خادم بنا رہونگا۔ میں آپ کی قدر دانی کا شکر گذار ہوں اور یہہ عرض کرتا ہوں کہ آپ ان باتوں پر سوچکر مجھے جواب دیویں۔ لہذا اسوقت شکر گذاری کے ساتھ میں آپ کے کال کو نامنظور کرتا ہوں ؛

پورن لعل سپاٹو

جھنگ بار

بار کے مختلف مقاموں میں ہیضہ پھوٹ نکلا ہے۔ پہلے سانگلا میں شروع ہوا۔ وہاں کے سب لوگ اپنا کاروبار چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔

پھر چنیوٹ روڈ میں شروع ہوا۔ وہاں کا بازار بھی بند ہو گیا ہے۔

لائل پور بڑی جگہہ ہے وہاں بھی شروع ہوا۔ ۲-۴ آدمی ہر روز مرتے ہیں۔

گوجرہ میں شروع ہوا۔ پہلے صرف منڈی کے لوگ مرتے تھے اب قصبہ کے باقی حصوں میں بھی پھیل گیا ہے۔ ہر روز ۷-۸ آدمی گذرتے جاتے ہیں بہت لوگ اپنے گھر بار کو چھوڑ کے اپنے اپنے وطن کو چلے گئے ہیں۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی شروع ہے۔

علاقہ درشانا اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف بڑی ہی بارش ہوئی۔ ایسا کہ ایک روز ریل کی سڑک ٹوٹ جانے کے باعث ۸ گھنٹہ تک ریل رُک گئی۔

پادری ٹامس ہاول صاحب کچھ عرصہ کیواسطے کلارک آباد سے بار کو تبدیل ہو آئے ہیں۔ اور موضع منٹگمری والہ اور اسکے گرد و نواح میں کام کر رہے ہیں مسٹر رحمت مسیح صاحب واعظ بھی بار کے علاقہ میں مدد کرنے کیواسطے آئے ہوئے ہیں۔ اور وہ بزرگ پادری بیٹمن صاحب کے ساتھ دیہات میں انجیل مقدس کی بشارت دے رہے ہیں۔ یکم جولائی کے بعد وزیر آباد اور ملتان کے درمیان بجائے ایک کے دو گاڑیاں ہو گئی ہیں۔ یعنے ۲۴ گھنٹہ کے اندر دو وزیر آباد سے ملتان کو جانے لگ گئی ہیں اور دو ملتان سے وزیر آباد۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علاقہ بار میں مسافروں کی آمد و رفت بڑھتی جاتی ہے۔ راقم وارث الدین۔

ذاتی گناہ

ناظرین با تمکین نور افشاں کو یاد ہوگا کہ بھائی گنیش داس واعظ کے سوال کا جواب اخبار ہذا مطبوعہ ۲۶ جون ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۹ کالم دوم میں ہم ایک مختصر آرٹیکل میں دے چکے ہیں۔ امید کہ بھائی صاحب کو کچھ تسلی و روشنی ملی ہوگی۔ اور اب اس مضمون میں مفسرین و محققین بائبل و علما و فضلا کی رائے کے مطابق و بائبل کی تعلیم کے موافق ذیل کا مفصل بیان کرنا ان کے و پبلک کے لئے فایدہ سے خالی نہ ہوگا۔ و ہو ہذا۔

واضح ولایح ہو کہ مسیحی مذہب کی یہہ ایک خاص اور بھاری تعلیم ہے اور اس امر میں مسیحی مذہب دیگر سے فرق اور علیحدگی رکھتا ہے۔ ذاتی گناہ خاص معنے یہہ ہیں کہ سب انسان گناہ کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہہ گناہ کا سلسلہ برابر نسل در نسل آدم ہی سے چلا آیا ہے۔ معلوم کرنا چاہیے کہ نہ صرف تمام آدمزاد کا جسمانی سلسلہ آدم سے چلا آتا ہے بلکہ اس کی روح کا سلسلہ بھی نسل در نسل آدم ہی سے چلا آتا ہے۔ بعض اشخاص یہہ گمان کرتے ہیں کہ انسان کی روح آدم سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ لڑکا جب ماں کے پیٹ میں تیار ہو جاتا ہے تب خدا کی طرف سے اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔ اس خیال کے باعث وہ ذاتی گناہ کی تعلیم کو قبول نہیں کرتے ہیں۔ پس اگر اب ہم یہہ ثابت کر دیں کہ انسان کی روح کا سلسلہ نسل در نسل آدم سے چلا آیا ہے تو خواہ مخواہ ذاتی گناہ بھی پایہ ثبوت کو پہنچیگا۔ پس واسطے اثبات ذاتی گناہ کے دلایل ذیل پر توجہہ کرنا چاہیے ؛

روح کا سلسلہ نسل در نسل ہے

(اوّل) سمجھنا چاہیے کہ اگر روح کا سلسلہ آدم سے تعلق نہیں رکھتا اور یہہ کہ روح خدا کی طرف سے قالب میں ڈالی جاتی ہے تو وہ لوگ جو زنا کرتے ہیں اور حرام سے ان کے لڑکے پیدا ہوتے ہیں تو خدا ان حرام کے لڑکوں کے قالب میں بھی روح ڈالتا ہے۔ اور اسطرح گویا انکے گناہ اور بدفعلی میں شریک ہوتا ہے اور وہ زناکار گویا بجبر خدا سے اس حرام لڑکے کے قالب میں روح ڈلواتے ہیں۔ پس کیا یہہ بات خدا کی قدوسیت کے لایق ہے کہ یوں زناکاروں کے فعل میں شریک ہووے؟ علاوہ اسکے پاک کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا نے ساتویں دن اپنے سارے کام سے جو کرتا تھا فراغت پائی۔ اور چھہ دن میں ساری خلقت کا کام تمام کیا ؛

(دویم) اب حوا کی پیدایش پر ذرا خیال کرو۔ یہہ ثابت ہوتا ہے کہ خداوند نے جب اس کو آدم کے واسطے بنایا تو اس میں بھی مثل آدم کے زندگی کا دم پھونکا اور وہ جیتی جان ہوئی۔ آدم نے جوں ہی حوا کو دیکھا تو فوراً یوں کہا کہ "وہ ناری کہلاویگی۔ کیونکہ نر سے نکالی گئی"۔ پس نر سے نہ صرف اس کا جسم نکالا گیا بلکہ روح بھی۔ اور جبکہ حوا کے معاملہ میں یہہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ نر سے نکالی گئی تو کیونکر ہم کو ثابت ہوتا ہے کہ آدم اور حوا کی نسل میں خدا کی طرف سے روح ڈالی جاتی ہے ؛

(سویم) سب اس بات پر متفق ہیں کہ لڑکے کے قالب میں اس کے والدین کی جان پڑتی ہے۔ پس جبکہ جان والدین کی لڑکے کے قالب میں پڑتی ہے تو روح کا پڑنا کیوں دشوار ٹھہرتا ہے ؛

(چہارم) جانوروں میں فقط جان ہے اور صحیح ظاہر ہے کہ انکی نسل میں جان کا سلسلہ نر و مادہ سے تعلق رکھتا ہے۔ پس جبکہ جانوروں میں یہہ حال ظاہر ہے اور خداوند نے ان کو وہ طاقت عنایت کی ہے کہ نسل در نسل جان کا سلسلہ نر و مادہ سے تعلق رکھے تو پھر انسان کیوں اپنی اولاد کا آدھا آدھا باپ ٹھہرایا جائے یعنے یہہ سمجھا جاوے کہ اسکی اولاد میں جان تو ماں باپ سے اور روح خدا سے ڈالی جاتی ہے؟ جبکہ خدا نے والدین میں یہہ طاقت دی کہ اپنی نسل میں جسمی سلسلہ جاری رکھیں تو کہاں سے یہہ ثابت ہو سکتا ہے کہ روح کے سلسلہ کو خدا نے والدین سے علیحدہ رکھا ہے؟ کیا خدا نے آدم اور حوا کو برکت دے کے یوں نہ کہا کہ "پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو"۔ پس کیا یہہ برکت فقط جسم ہی کو دی گئی اور روح اس سے علیحدہ رہی ہے؟ اور کیا جسم روح سے علیحدہ ہو کر خدا کے حکم کو مان سکتا یا کچھ سمجھ بوجھ سکتا ہے؟ یا جسم کے متعلق یہہ حکم ہے کہ "پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو"۔ پس اب ان باتوں سے کیا ہم یہہ نتیجہ نہیں نکال سکتے ہیں کہ جب خداوند نے آدم اور حوا کو برکت دی اور کہا کہ "پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو" تو اس سے مراد پورا انسان یعنے جسم اور روح دونوں آدم سے نسل در نسل اسکی اولاد میں چلے آتے ہیں۔ یہہ ٹھیک ایسا ہی حال ہے۔ جیسے ایک چراغ سے ہزار ہا چراغ روشن کئے جائیں اور پھر بھی اس چراغ کی روشنی کچھ کم نہیں ہو جاتی بلکہ ویسی ہی قایم اور برقرار رہتی ہے ؛

(پنجم) کیا جانوروں سے یہہ بات نہیں ظاہر ہے کہ جیسے ماں باپ ہوتے ہیں ویسے ہی انکے بچے بھی ہوتے ہیں؟ چنانچہ یہہ بات اکثر دیکھنے میں آتی ہے کہ تیز رو گھوڑے کا بچہ بھی تیز رو اور چالاک ہوتا ہے۔ اور سست اور کمزور گھوڑے کا بچہ بھی سست اور کمزور

ہوتا ہی- علیٰ ہذا القیاس اور جانوروں کا یہی حال دیکھنے میں آتا ہی اور جانوروں کے ماسوا اگر انسان میں بھی اس بات کا لحاظ کیا جاوے تو یہی بات دیکھنے میں آتی ہی کہ جیسے ان کے والدین عاقل و ہوشیار ہوتے ہیں ویسے ہی ان کے لڑکے بھی ذی ہوش اور ذی شعور ہوتے ہیں- شاید کبھی ایسا ہوا ہو کہ باپ عقلمند اور بیٹا احمق ہو- ورنہ لڑکے اکثر اپنے والدین کی خاصیت اور خوبی رکھتے ہیں- اکثر لڑکوں میں ان کے والدین ہی کی سی شکل اور مزاج وغیرہ پایا جاتا ہی جس سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ ان کا وجود جسمانی اور روحانی دونوں والدین ہی سے نسبت رکھتا ہی-

پھر موسیٰ کی پہلی کتاب سے معلوم ہوتا ہی کہ آدم کے ایک بیٹا "اس کی صورت اور اس کی مانند پیدا ہوا" پیدائش ۵: ۳ اور ۶ ۴: ۲ کا ملاحظہ کرو- پس اگر اسی لڑکے کا جسم آدم سے پیدا ہوا اور روح نہیں تو وہ کیونکر آدم کی مانند اور اس کی صورت پر ٹھہر سکتا ہی- کیونکہ آدم نہ صرف بدن رکھتا تھا بلکہ اس کے بدن میں ایک گناہ آلودہ روح بھی تھی- لیکن شاید اس مقام پر پر کوئی یہہ اعتراض پیش کرے کہ اس لڑکے کے پیدا ہونے سے پیشتر آدم کے دل کی تبدیلی ہوئی تو ضرور اس لڑکے کو بھی دلی تبدیلی اور پاکیزگی حاصل ہوگی- یہہ اعتراض قابل سماعت نہیں ہی- کیونکہ اگر آدم سرنو پیدا ہوا اور دلی تبدیلی ہوئی تو فضل سے ایمان کے ذریعہ یعنے خدا ہی سے یہہ روحانی پرورش تھی نہ کہ انسان کی نسل سے وہ پائی تھی- پس یہہ حاصل کی ہوئی چیز یعنے برکت نسل میں جا نہیں سکتی جیسے کسی عقلمند کا حاصل کیا ہوا علم اس کی نسل میں جا نہیں سکتا- پھر شاید کوئی یہہ اعتراض پیش کرے کہ روح نسل سے نہیں پیدا ہوتی- کیونکہ مقدس کتاب میں لکھا ہی کہ "خدا سارے جسموں کی جانوں کا خدا ہی" اور یہہ کہ "روح خدا کے پاس پھر جاویگی جس نے اسے دیا- گنتی ۱۶: ۲۲- واعظ ۱۲: ۷- تو اس اعتراض کے جواب میں ہم یہہ کہتے ہیں کہ مقدس کتاب میں ایوب اور داؤد کی نسبت یوں بھی لکھا ہی کہ خدا نے ان کو ماں کے رحم میں بنایا اور پھر یرمیاہ کی نسبت لکھا ہی کہ خدا نے اسکو ماں کے پیٹ میں خلق کیا- اور پھر یہہ کہ ہم سب اس کی اولاد ہیں کہ جس نے سب قوموں کو ایک ہی خون سے پیدا کیا- پس ان سب باتوں سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ خدا جس طرح روح کے پیدا کرنے میں ویسے ہی جسم کے پیدا کرنے میں خالق ہی-

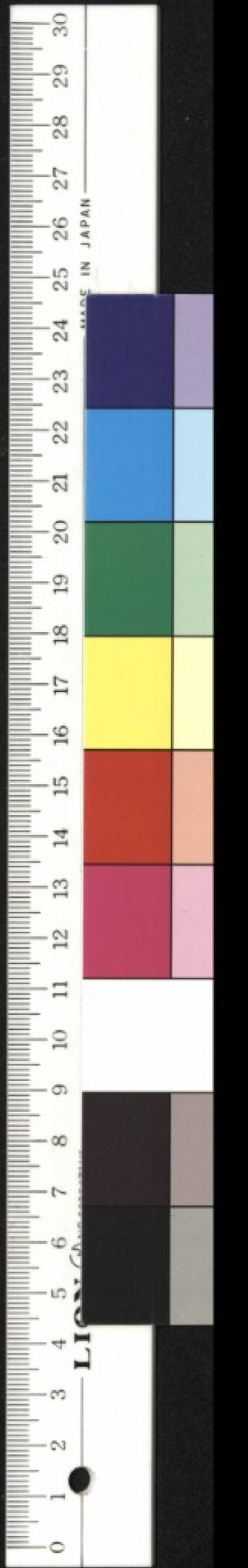
پھر بعض فیلسوف یہہ بھی کہتے ہیں کہ روح کا آدم کی نسل سے پیدا ہونا ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہی- اور یہہ امر کسی طرح ہمارے نزدیک درست نہیں معلوم ہوتا ہی کیونکہ علم فلاسفہ سے ثابت نہیں ہوتا- ہم ان کے جواب میں یہہ کہتے ہیں کہ وہ جسم کی پیدائش کے طور کو کیونکر علم فلاسفہ سے ثابت کر سکتے ہیں- یہہ بھید ان کے لیئے ایسا ہی ہی جیسا کہ ایک بچے کے لیئے گھڑی کا سمجھنا- کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بھیتر اس کے پہیئے کیونکر آپ سے آپ چلتے اور گردش کرتے ہیں- سلیمان فرماتے ہیں کہ "ہوا کی کیا راہ ہی اور حاملہ کے پیٹ میں ہڈیاں کیونکر بڑھتی ہیں؟ ویسے ہی تو خدا کے کاموں کو جو سب کچھ کرتا ہی نہیں جانیگا" واعظ ۱۱: ۵- پس ان دلیلوں سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ جس طرح سے جسم کا سلسلہ آدم سے چلا آتا ہی- ویسے ہی روح کا تعلق بھی آدم کی نسل سے ہی- اور اسی سبب سے ہم صاف صاف کہہ سکتے ہیں کہ جب آدم گناہ میں گرفتار ہوا تو اس کی کل اولاد بھی گناہ میں گرفتار ہوئی کیونکہ جیسا چشمہ ہوگا ویسی ہی اس کی دھارا بھی ہوگی۔

محبّت

ای محبت! ذات خدا- وصف کبریا- زینت و رونق انسان تو یہہ تو بتا کہ تو کس صاحب کمال و فرزند جلال کی دختر نیک اختر ہی- اور کہ تیرے آب حیات کا سوتا کہاں سے نکلتا ہی اور کہ تیرا دیدار کیا صرف شاہان زمان و عالمان و فلاسفران و دولتمندوں کو ہی نصیب ہی؟ اگر ہی تو کیا ہم کو تجھ سے مایوس ہا کے درسے رنجیدہ ہی جانا پڑیگا؟ کیونکہ نہ تو ہم نسل بادشاہاں میں سے ہیں- اور نہ ہی ہم عالم و لایق ہیں- ہم نالایق و نجس ہیں- اور اسی طرح ہم دست بستہ تیری عنایت و شفقت کے در پر کھڑے آہ و زاری کر رہے اور تجھ سے برکتیں پانے کے محتاج ہیں- بس ہماری آس پوری کر- محبت وہ شی ہی کہ دو اجناس مختلف کو ملا کر ایک معجون معتدل بنا دیتی ہی- شیروں و بھیڑیوں کو بکریوں کے ہم صحبت رہنے کا ذوق و شوق پیدا کرتی ہی- محبت انسان اور انسان و خدا اور انسان کا میل کرا دیتی ہی- محبت سے سب شریعت پوری ہو سکتی ہی- گویا خداوند مسیح نے تمام احکام کو لیکر ان کا لب لباب نکال لیا ہی- وہ محبت ہی۔

محبت ہی ہی کہ کمزور قوموں کو طاقتور بنا دیتی ہی۔

کیا سبب ہی کہ انسان ایک پل بھی بغیر رنج و محن کے کاٹ نہیں سکتا- ادھر یہہ خوف ہی کہ وہ دشمن آیا- اور سر قلم کیا- اُدھر یہہ خدشہ ہی کہ وہ ظالم آیا اور گھر لوٹ لیا- پس یہہ سب محبت نہ کرنے کے نتیجہ ہیں- اگر انسان کو ایک دوسرے سے محبت ہو تو آج ہی سب کچہریاں بند ہو جائیں- جیل خانوں کی جگہہ گلشن دلفریب



نظر آئے۔ اور اس میں بلبل و قمری کی آواز سہانی معلوم دے۔ پھانسی کی جگہہ درخت چنار کھڑا ہو۔ جلاد تلواریں چھوڑ ہاتھ میں گلدستہ لئے پھریں۔ تمام ملکوں میں امن و امان ہو جائے۔ گویا یہی دنیا فردوس بن جائے۔ واہ! واہ! واہ! وہ کیسا خوش نصیب وقت ہوگا۔ کہ ہم سب چین سے رہیں گے +

محبت انسان کو ڈاہ۔ بغض۔ کینہ۔ فریب۔ چوری۔ خون۔ شک۔ بے اعتباری۔ غرضیکہ ہر ایک بری شئے سے جنہوں نے انسان کو حیوان بنا رکھا ہو بچائے رکھتی ہے۔ محبت شیوۂ پیغمبران و تعلیم انجیل مقدس ہے۔ محبت آسمان کے دروں کی کنجی اور زمین و آسمان میں ایک سیڑھی ہے جس پر چڑھکر ہم ملائک تک جا سکتے ہیں +

اے دل! تو جو خواب غفلت میں سو رہا ہے۔ کب اس خواب سے بیدار ہوگا۔ تیرے سر میں یہہ جو فرعونی سمائی ہے کہ دنیا میں میاں پاٹے خاں تو ہی ہے۔ تیرا ہمسر کوئی نہیں کہ تمام نیکیاں اور خوبیاں تجھ پر ختم ہیں۔ اور جو پارساؤں کی اصلیت اور ذات ہے وہ سب تجھ میں [illegible] ہے۔ اور کہ تو خدا کے سب احکام کا پورا کرنے [illegible]۔ اور تو جو سمجھتا ہے کہ تو گناہ سے پاک اور فرشتوں کی طرح مبرّہ ہے تو کب ہوش میں آئیگا اور جانیگا کہ ابھی بہت چیزیں ہیں جو تو نے پوری نہیں کیں؟ یہہ تو بتا کہ آیا تجھ میں محبت ہے یا نہیں؟ یا کہ تو ابھی تک اس سے بے بہرہ ہے۔ دیکھ کہ محبت میں کیا خوبیاں ہیں۔ کن کن بیش قیمت چیزوں کا مجموعہ ہے۔ وصف خدا تو یہی ہے۔ بس اگر تجھ میں یہہ نہیں ہے تو ٹھنٹھناتا پیتل اور جھنجھناتی جھانجھ ہے۔ تو اس جنگلی گھاس کی طرح ہے کہ آج جنگل میں ہرا بھرا لہلہاتا سلیمان و سکندر اعظم کی شان و شوکت میں کھڑا ہے۔ اور کل سوکھ گیا اور تنور میں ڈالا گیا۔ اور اس مینڈک کی طرح جو ذرا سے پانی کے گڑھے میں بیٹھا ہے اور سمجھتا ہے کہ بس تمام پانی یہہ ہی ہے۔ اور میں اسکا بادشاہ ہوں اے نادان! تو کیوں اپنی عمر کو باطل خیالوں میں گزارتا ہے۔ اگر تو حیوان ہوتا تو تجھ پر کوئی حیف نہ ہوتا +

دیکھ کہ اس حلقہ پر جس میں تو بیٹھا ہے۔ ہزارہا برہنہ تلواریں کچے دھاگوں سے لٹک رہی ہیں۔ اور لاکھوں زہریلے سانپ اپنا پھن اٹھائے نگاہ غضب سے تیری طرف دیکھ رہے ہیں۔ تو نے ذرا سر اُٹھایا اور تو گیا۔ جوں توں کر کے کسی طرح اس حلقہ سے باہر نکل۔ اور دیکھ کہ تیرے لئے کتنی عمدہ چیزیں موجود ہیں +

بس محبت اختیار کر اس میں تیرا کچھ خرچ نہ ہوگا۔ دشمن کو بھی پیار کر۔ محبت تجھے راہ راست پر لیجائیگی اور جنت تک پہنچائیگی۔ اے انسان کیا تیرے لئے یہہ شرف نہ ہوگا کہ تو خدا سے ہم کلام ہوگا۔ فرشتگان تیری عزت کریں گے۔ تو اس دُرِ بے بہا کی طرح ہوگا جو ملکہ انگلستان کے تاج میں چمک رہا ہے۔ اور اس پوشاک کی طرح ہوگا جو سلیمان کے زیب تن تھی۔ اور اس نہنگ جہانسوز کی طرح ہوگا جو سکندر اعظم کے ہاتھ میں تھی۔ لیکن یہہ سب چیزیں فانی ہیں اور تو غیر فانی ہوگا۔ خدا وہ وقت لائے کہ ہم سب محبت سے پُر ہوں۔ اور خداوند مسیح یہہ توفیق بخشے کہ ہم اس کے نقش قدم پر چلیں۔ آمین۔

راقم

یوسف جمال الدین

اعجاز محمدی

اکثر مسیحی برادر ہمارے مسلمان بھائیوں سے کہا کرتے ہیں کہ محمد صاحب اگر نبی تھے تو انہوں نے اپنی نبوت کے ثبوت میں کوئی معجزہ کیوں نہیں دکھایا اس کے جواب میں محمدی برادر دو حصوں میں تقسیم ہو کر حصہ اول یوں جواب دیتے ہیں کہ معجزہ چونکہ نیچر کے خلاف ہے اس لئے نہ فقط آنحضرت ہی نے معجزہ نہیں دکھایا بلکہ کل انبیاء علیہم السلام نے بھی کبھی کوئی معجزہ نہیں دکھایا اور جہاں کہیں قران میں ایسے امور عجیبہ کا نبیوں سے صادر اور وارد ہونا مرقوم ہے ان تمام آیات کے معنے اور مطلب اُلٹ ڈالتے ہیں لیکن ان کے ایسا کرنے سے نہ مسلمان حصہ دوم ہی ان کے ترجمہ اور تفسیر کو قبول کرتے ہیں اور نہ علمائے اہل کتاب ان کی ژٹل قافیہ کو وقعت دیتے ہیں۔ حصہ دوم مسیحیوں کے اعتراض کا حدیثوں سے جواب دیتے ہیں اور ایک دو تین بلکہ ہزارہا معجزہ آنحضرت میں ثابت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہم حیران ہو جاتے ہیں کہ یہہ کیا معاملہ ہے مگر عقل سلیم ان کے ایسے جوابوں کو تسلیم نہیں کر سکتے اس واسطے کہ بعقیدہ محمدیاں احادیث خود الہامی نہیں اور نہ اشخاص ملہم علیہم سے قلمبند کی گئیں۔ ہمارے خیال میں مسلمانوں کے دونوں حصہ اگر اس کا جواب خود قران سے نکالکر دیتے تو دونوں صاحبوں کو ضیق میں نہ پڑنا پڑتا ہم قران میں اس کا بہت صاف اور عمدہ جواب پاتے ہیں۔ دیکھو سورہ طٰہٰ رکوع نمبر ۸ وقالوا لولا یاتینا بآیۃ من ربہ اولم تاتہم بینۃ ما فی الصحف الاولی۔ ترجمہ اور کہا انہوں نے کیوں نہیں لے آتا ہمارے پاس ایک نشانی رب اپنے سے کیا نہیں آئی ان کے پاس دلیل اس چیز کی کہ بیچ کتابوں پہلی کے ہے۔ یعنے اگلی کتابوں میں خبر ہے رسول آخر زمان کی۔ یا یہہ معنے کہ پہلے پیغمبروں کی نشانی کفایت ہے یہہ پیغمبر بھی انہیں باتوں کا تقید کرتا ہے کوئی بات نئی

نہیں کہتا یا یہہ نشانی کہ اگلی کتابوں کے موافق قصہ بیان کرتا ہو۔ بیجے جناب یہہ جواب ہوگا سا مگر محشی صاحب اپنی ٹنگے گز کی چال نہیں بھولتے۔ دیکھئے قرآن میں صرف اس نشانی کا جواب ہو جو سائلین چاہتے تھے یعنے معجزہ۔ مگر محشی صاحب بانی قرآن کو اصلاح دیتے ہیں کہ اس سے یہہ مراد ہو کہ محمد صاحب کی خبر اگلی کتابوں میں ہو مگر چونکہ انہیں خطرہ تھا کہ ہماری تاویل ایسی واضح آیت میں شاید نادرست معلوم ہو۔ اس لئے اس عبارت میں آگے دو بار یا کا لفظ استعمال کرتے ہیں یعنے اگر یہہ بات غلط ہو کہ محمد کی خبر اگلی کتابوں میں پائی نہیں جاتی تو دوسری بات درست مان لیں کہ پہلے پیغمبروں کی نشانی کافی ہو۔ لیکن آپ کو معلوم رہے کہ انبیاے بنی اسرائیل میں سے کسی نے اپنی نبوت کے ثبوت میں یہہ حیلہ نہیں تراشا کہ اس سے اگلے پیغمبروں کے معجزہ اسکی نبوت کے ثبوت کیواسطے کافی ہیں چہ جائیکہ محمد ایسا دعویٰ کر سکے اس واسطے کہ ہر ایک نبی کو جبکہ اس کی نبوت خاص پر ثبوت طلب کیا جائے تو ضرور ہو کہ اپنے دعویٰ پر آپ ہی معجزہ دکھائے۔ اگلے نبیوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس کا ثبوت بھی خود معجزہ دکھا کر کر دیا اسی طرح مناسب تھا کہ اگر عرب کا پیغمبر نبوت کا دعویٰ کرتا تھا اور حسب سائلین اپنی اطمینان اور نیز اس کے خدا کی طرف سے ہادی ہونے کے ثبوت میں معجزہ طلب کرتے تھے تو نہایت ضروری تھا کہ وہ ان کے روبرو معجزہ دکھاتا پھر محشی قرآن جو یہہ کہتا ہو کہ یہہ پیغمبر بھی انہیں باتوں کی تقلید کرتے ہیں یہہ بالکل غلط ہو۔ اگر آپ بائبل کو پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ محمد صاحب انہیں باتوں کی تقلید نہیں کرتا تھا اور اگر کرتا بھی تھا تو صرف انہیں کی جنکو نجات کی باتوں سے کچھ علاقہ نہ تھا مگر خداوند مسیح کی الوہیت اور انسانیت کا اجتماع۔ اور اس کی موت جو کفارہ کی غرض سے واقع ہوئی اور تیسرے دن اس کا جی اُٹھنا اور آسمان پر چڑھ جانا اور دوبارہ دنیا کی عدالت کو آنا۔ اور نئی پیدائش کی ضرورت اور ایمان سے نجات ان سب بڑی اور ضروری باتوں کی نہ صرف یہہ کہ تقلید ہی نہیں کی بلکہ ان کی تکذیب بھی کی۔ یہاں تک کہ خداوند مسیح کو آدم کی مانند ٹھہرا کر اس کی عجیب اور معجزانہ پیدائش کی حقارت کی۔ اور اس کو خدا انسان ماننے والوں کو کافر قرار دیا۔ اور اپنی تلوار خونخوار سے ان کے بیش قیمت لہو کو زمین پر بہایا۔ اور اپنی تعلیم سے ایسے لوگ تیار کئے جو گرجا گھروں کو مسمار کرتے تھے۔ اور آج تک اپنے کلمہ پڑھنے والوں کے دلوں پر یہہ تاثیر جما دی ہو کہ وہ مسیحیوں کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اہل محمدی بائبل شریف کو محرف اور منسوخ کہکر تقویم پارینہ کہتے ہیں۔ پھر دوستو ہم کیسے باور کریں کہ یہہ پیغمبر بقول محشی قرآن ان ہی باتوں کا تقلید کرتا تھا۔ اب رہی یہہ بات کہ اگلی کتابوں کے موافق قصہ بیان کرتا ہو یہہ بھی واقعہ کے خلاف ہی ہم مانتے ہیں کہ کچھ کچھ بیان کیا ہو لیکن کیسا بیان کیا ہو یقیناً اگر وہ نہ بیان کرتا تو بہتر تھا۔ اس نے ہر ایک قصہ کو بگاڑا ہی بائبل شریف موجود ہو بقول شخصے ؎

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہو

غرضیکہ اس قرآنی آیت سے صاف ثابت ہو گیا ہو کہ محمد صاحب نے کوئی معجزہ کبھی نہیں دکھایا کیونکہ اگر کوئی بھی معجزہ دکھایا ہوتا تو صرف اتنا کہنا کافی ہوتا کہ فلاں مقام پر فلاں وقت فلاں معجزہ میں نے دکھایا وہی کافی ہو جس طرح ہمارے خداوند نے سات اور پانچ روٹیوں کا معجزہ اُنہیں یاد دلایا۔ مرقس ۸: ۱۴-۲۱

رزیل اقوام اور ہمارا کام

ناظرین نے اس مضمون کو پڑھا ہوگا اس کی بابت پادری عبد القادر خانصاحب اللہ گنج ضلع فرخ آباد سے یوں رقم طراز ہیں کہ میں نے آج کے نور افشاں میں ان کا مضمون رزیل اقوام کے بارہ میں دیکھا بہت ہی دل خوش ہوا۔ آپ نے جو کچھ تحریر کیا وہ سب سچ ہو مجھکو بہت تقویت ہوئی آپکے کل مضمون پڑھنے سے اسلئے شکرگزار ہوکر یہہ پوسٹ کارڈ لکھتا ہوں اور خیریت ہو۔ پھر پادری غلام مسیح صاحب مین پوری سے اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ مجموالامضمون دلچسپ تھا پر اگر آگے کچھ عملی حالات بھی بتاتے تو زیادہ روشنی ملتی۔ میں پادری صاحب اور نیز دیگر اپنے ہم پیشیوں سے باوبہ التماس کرتا ہوں کہ اگر درحقیقت ہم کو رزیل اقوام میں کچھ کام کرنا ہو اور صرف بتپسمہ دیکر الگ ہو جانا اور رجسٹری میں [illegible] کارروائی سو دو سو نمبر تک سُنا دینا نہیں ہو تو [illegible] عملی کارروائی کا کوئی پہلو دکھاؤ کیونکہ آج کل [illegible] فضل سے بجز معدودے چند کل کارگزاروں کا رجحان اسی طرف ہو اور خدا نے کسی قدر اس محنت کا پھل بھی عنایت کیا مگر خوف ہو کہ اگر باغبان ان میں کھاد نہ ڈالے اور وقت پر پانی نہ دے تو یہہ انگورستان اُجڑ نہ جائے اور آخر کو مالک اگر کسی اور کو دیدے کہ وقت پر میوہ بخشے۔ زیادہ نیاز

راقم

کیدار ناتھ منت

فرخ آباد

مرثیہ ہز رائل ہائینس ڈیوک آف اڈنبرا

فرزند دوم حضور ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دام اقبالہا

از پنڈت رامانند صاحب انور

یارب یہہ کس کا باغ تمنا خزاں ہوا
ویران یہہ کس کا آج یہاں خانماں ہوا
کس ماں سے دور اب پسر نوجواں ہوا
کس کو یہہ درد فرقت آرام جاں ہوا

ہمنیرا اور شاپس یہہ کیوں بیچراغ ہیں
لندن کے رہنے والوں کے کیوں دلپہ داغ ہیں
کیا اس جہاں سے چلدئے ڈیوک آف اڈنبرا
وکٹوریہ کو چھوڑ گئے غم میں مبتلا

انگلینڈ و انڈیا پہ یہہ کیسا ستم ہوا
کیا کیجیے یہی تھی مگر مرضی خدا
ہاں یوں بلا میں کوئی کبھی مبتلا نہ ہو
ایسا غضب ہوا اور قیامت بپا نہ ہو

وہ ڈیوک تھا کہ جس کا تہور لباس تھا
وہ ڈیوک تھا کہ نقد شجاعت کا پاس تھا
وہ ڈیوک تھا کہ جس کو خدا کا ہراس تھا
یعنے خدا پرست تھا اور حق شناس تھا

تھی بوئے زہد گیسوء عنبر سرشت میں
پہنچا مسیح کے رحم و کرم سے بہشت میں
کیوں اہل ہند رنج سے روتے ہیں باربار
مرضی کردگار میں ہی کس کو اختیار

جاتے ہیں ایکدن تو یوہیں سب بزرگوار
پس ماندگاں پہ رحم ہی کرتا ہو کردگار
ہو سامنے ہر ایک کے اک وزیہہ ہی راہ
اس میں کوئی فقیر ہی ہو یا کہ بادشاہ

موقعہ جو ایسا آئے تو واجب ہو شکر و صبر
تڑپے نہ مثل برق نہ روئے مثال ابر
صابر رہے ہزار جفا ہوں ہزار جبر
وہ کون سا بشر ہو نہیں جس کو رنج قبر

لاکھوں ہی اس جہان میں شکلیں بگڑ گئیں
بیٹے سے باپ بیٹی سے مائیں بچھڑ گئیں
مرنا ضرور ہی جو ہو دو سو برس حیات
باقی تو اس جہان میں خدا کی فقط ہو ذات

انور ہو زندگی تری دو دن کی کائنات
ہرگز یہاں نہیں ہو کسی کو بھی کچھ ثبات
دنیا ہمیشہ رہنے کا ہرگز نہیں محل
بہتر نہیں ہو صبر سے کوئی یہاں عمل

قابل قدر باتیں

(۱) یہہ ایک مشہور مثل ہو کہ جھوٹ مقروض پر ہر وقت سوار رہتا ہو۔ دوسری مثل یہہ ہو کہ مقروض قارض کا غلام ہو (۲) جو کچھ لینے ہو نقد دیجو۔ وہ لو جس کی ضرورت ہو۔ اُدھار لینا آسان معلوم ہوتا ہو لیکن پیچھے تکلیف دہ بن جاتا ہو (۳) خوش بیانی اور شیریں زبانی دشمنوں کے سخت حملوں سے بھی بچا لیتی ہو۔ (۴) اگر ہم تعلیم یافتہ ہو کر بھی بُرائیوں سے باز نہ رہیں تو ہم سے جاہل ہزاروں ہی درجہ بہتر ہیں (۵) انہیں کی رات آرام سے کٹتی رہتی ہو جن کا دن غفلت یا سیاہ کاری میں نہیں گذرتا۔

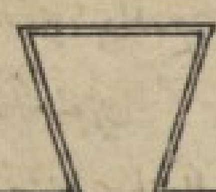
شہادت کی دو لوحیں جنپر دس احکام لکھے تھے

لوح اوّل متعلقہ خدا و انسان



۱ مقابل میں میرے ترا دوسرا
نہ ہوا ے بشر کوئی ہرگز خدا
۲ بنا تو نہ بُت۔ بُت پرستی نہ کر
نہ تو سامنے ان کے سر کو جھکا
۳ خداوند کا نام بے جا نہ لے
ہو بے فایدہ نام لینا خطا
۴ تو رکھ سبتِ اقدس کا اک روز پاک
نہ کر دنیوی کام اس میں ذرا

لوح دوئم متعلقہ انسان و انسان



۵ پدر اور مادر کی عزت تو کر
کہ ہو عمر لمبی۔ ہو تیرا بھلا
۶، ۷ تو مت خون کر اور زنا بھی نہ کر
۸ تو چوری نہ کر اے بشر پُر خطا
۹ پڑوسی پہ جھوٹی گواہی نہ دے
۱۰ نہ کر لالچ اس کی کسی چیز کا

ڈی این۔ شاد

بقیہ

چندر لیلا سادھنی کا قصہ

پہلا باب

پیدایش شادی اور بیوگی کا حال

راستہ میں متبرک دریاؤں میں اشنان کرتی اور شوالوں میں پوجا پاٹ کرتی تھی۔ دیوی دیوتاؤں کی منت مانتی اور برہمنوں کو نذریں دیتی تھی۔ اب سفر کرتی ہوئی کلکتہ میں پہنچی اور یہاں پر کالی گھاٹ کے مندر میں جا کر پوجا کی۔ اور گنگا اشنان بھی کیا۔ یہہ مندر کالی کا پرانی گنگا کے کنارے کے کنارے پر بنا ہوا تھا۔ لیکن اب دریا اس مندر سے کچھ فاصلہ پر بہتا ہے۔ جب دریائے گنگا طغیانی پر آتا ہے۔ تب اس جگہہ میں پانی آجاتا ہے۔ اور لوگ اس جگہہ اشنان کرتے ہیں۔ ملک بنگال میں کالی کا مندر تمام مندروں سے متبرک گنا جاتا ہے اور ہر سال ہزاروں آدمی جاترا کرنے آتے ہیں۔

عرصہ تین صدی کا ہوا کہ جب یہہ مندر بنایا گیا تھا اور ایسی مضبوط عمارت بنی ہوئی ہے کہ بھونچال اس کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے۔ اور کالی دیوی کی مورت کی صورت بہت ہی بدصورت ہے۔ اور اس کا حلیہ یہہ ہے۔ منہہ کالا۔ زبان لہو سے بھری ہوئی باہر لٹکتی ہے۔ اور اس کے گلے میں ایک ہار انسانی کھوپریوں کا پڑا ہوا ہے۔ اور خونی دیوی کے نام سے مشہور ہے کیونکہ روزمرہ اس کے آگے بکریاں اور بکریوں کے بچے ذبح کئے جاتے ہیں۔ مشہور ہے کہ خاص تہواروں کے دنوں میں ان بیچارے جانوروں کے خون سے نالی لبریز ہو کر بہتی ہے۔ گذرے وقتوں میں اس دیوی کے آگے انسانی قربانی کی جاتی تھی۔ اور ہندوستان کے مشہور ڈاکو اس دیوی کے سامنے اپنے اوزاروں کو تیز کرتے۔ اور اپنی بیرحمی کے کاموں کے لئے اس سے برکت مانگتے تھے۔

ایک برس ہوا تھا کہ چندر لیلا پہلے بھی اپنے باپ کے ساتھ یہاں پر آئی تھی۔ جیسا کہ اس وقت بہت جاتریوں کی اس کو بھیڑ ملی تھی۔ اس سال بھی اس کو ویسی ہی بھیڑ ملی اور اس نے بہت سے بھوکوں کو دیکھا جو بھوک اور بیماری کے باعث آگے نہیں جا سکتے تھے۔ اور بہت ان میں سے اسی راستہ میں اپنے رشتہ داروں اور اس دیوی کے درشن سے محروم ہو کر ہلاک ہو جاتے تھے۔ اگرچہ چندر لیلا کو ان تکلیفوں کا کچھ تجربہ ہو گیا تھا تو بھی اس کا کمزور دل کئی دفعہ گھبرا جاتا تھا تو بھی وہ چلنے سے باز نہ رہتی تھی۔ یہاں تک کہ اس کے نازک پاؤں آبلوں سے مثل چھلنی کے ہو گئے تھے اور جگن ناتھ میں پہنچی۔

یسوع نے کہا کہ جو کوئی یہہ پانی پئے پھر پیاسا ہوگا۔ پر جو کوئی وہ پانی پئے جو میں اسے دونگا وہ ابد تک پیاسا نہ ہوگا۔ یوحنا ۴: ۱۳ و ۱۴ آیت۔

زبور ۴۲ آیت ۱۔

جیسے ہرنی پیاسی ہووے۔ میٹھے چشموں کی مشتاق
ویسے ہی میری روح کو۔ یارب تیرا اشتیاق

دوسرا باب

جگن ناتھ کا مندر

۱۔ تواریخ ۱۶ باب ۲۵ تا ۲۶ آیت

کیونکہ خداوند بزرگ اور نہایت محمود ہے۔ وہ سارے معبودوں سے زیادہ مہیب ہے کہ قوموں کے سارے معبود ہیچ ہیں۔ پر خداوند آسمانوں کا بنانے والا ہے۔

ملک ہندوستان کے صوبہ اوڑیسہ میں جگن ناتھ بڑا مشہور مندر بنا ہے اور جگن ناتھ لفظ مرکب جگن اور ناتھ سے ہے جس کے معنے جہان کا مالک ہے۔ کہتے ہیں کہ جگن ناتھ کی بنا اس طرح پر قایم ہوئی کہ اوڑیسہ کا کنارہ گذرے زمانہ میں ایک بڑا بھاری جنگل تھا جس میں جنگلی جانور کثرت سے پائے جاتے تھے۔ اس جنگل کے درمیان ایک مندر تھا جس کی بابت طرح طرح کے خوفناک قصے بیان کئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ کسی شخص کو اس کے نزدیک جانے کی اجازت نہ تھی۔

ایک راجہ نے ان باتوں کو سنکر ارادہ کیا کہ اس مندر کا درشن کرے۔ اور اس نے ایک پجاری کو جو کہ بڑا بھگت تھا اپنے آگے روانہ کیا تاکہ راجہ کے واسطے پوجا کا سامان تیار کرے۔ جب یہہ پجاری وہاں پہنچا تو اس نے ایک عجیب معاملہ دیکھا کہ وہ بڑا بھاری جنگل بمعہ اس بڑے مندر کے غایب ہو گیا ہے۔ اور وہ تمام جنگل ریگستان ہو گیا ہے۔ راجہ یہہ معاملہ دیکھکر حیران ہوا اور کہا کہ یہہ میرے گناہ کی سزا ہے۔ کیونکہ میں نے اس گہرے بھید کو دریافت کرنا چاہا جس کا معلوم کرنا مناسب نہیں تھا۔ اور اس دیوتا کے غضب سے راجہ کو یہاں تک خوف ہوا کہ اپنے بچاؤ کے لئے اس کی پرستش اور نذریں ادا کرنی شروع کیں۔ تب اس کی پرستش اور نذروں سے خوش ہو کر راجہ کو فرمایا کہ یہاں پر پہلے پرانا مندر تھا اسی جگہہ دوسرا مندر تیار کرو۔ اور اسکے ساتھ یہہ وعدہ کیا کہ دیوتوں کا کاریگر خود اس گم شدہ مورت کے بدلے دوسری بڑی مورت تیار کر دیگا جب اس کاریگر نے اپنا کام شروع کیا

واقعات اور آرائیں

آج کل چین میں سرکار اور رعیت وہاں کے دیسی اور ولایتی مسیحیوں کے مخالف ہو رہی ہے۔ ان میں سے سینکڑوں اب تک قتل ہو چکے ہیں اور باقی خطرے میں ہیں۔ مناسب ہے کہ ہم جو خداوند کے فضل سے امن میں ہیں اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے دعا کیا کریں ؎

طاعون اور شراب۔ بعض لوگ یہہ خیال کر کے کہ شراب کا استعمال طاعون اور دیگر وبائی امراض سے بچاتا ہے شراب کو پیتے ہیں۔ لیکن حال میں ولایت کے دو مشہور ڈاکٹروں نے اپنی محققانہ رائے سے ظاہر کر دیا ہے کہ شراب کا استعمال نہ تو طاعون اور دیگر وبائی امراض سے بچانے میں مفید ہوتا بلکہ اس سے سخت نقصان ہوتا ہے ؎

دنیا میں سب سے وزنی بائبل کا نسخہ شہر روم کے محل واٹی کن میں موجود ہے۔ اس کا وزن ۵۲۰ پونڈ تبلایا جاتا ہے ؎

لندن شہر کی ترقی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ وہ ایک طرف سے سترہ میل اور دوسری طرف سے بارہ میل ہے اور ہر سال بیس میل گلیاں بڑھائی جاتی ہیں ؎

لدھیانہ میں روشنی کا میلہ اس سال بڑی رونق کے ساتھ ہوا۔ ہزارہا آدمیوں کا انبوہ تھا اور جو کھیل تماشے ہندوستانی میلوں میں ہوا کرتے ہیں یہاں سب موجود تھے۔ یہہ میلہ اہل اسلام کے قبرپرست ہونے کی پکار پکار کر منادی کر رہا تھا۔ اہل ہنود بھی اس قبرپرستی میں شامل تھے۔ لدھیانہ کے مسیحیوں کی طرف سے اس سال نہایت زور شور کے ساتھ منادی کی گئی اور جو لوگ میلہ میں آئے تھے ان پر ظاہر کیا گیا کہ خدا نور ہے اور اس میں تاریکی ذرّہ بھی نہیں۔ خداوند وہ خدا ہے جس نے ہم کو روشنی دکھلائی۔ خداوند میرے اندھیرے کو روشن کریگا۔ یسوع نے کہا جہان کا نور میں ہوں جو میری پیروی کرتا اندھیرے میں نہ چلیگا بلکہ زندگی کا نور پاویگا۔

فریمیسن۔ ہندوستان کے اکثر لوگ فریمیسن کے مکان کو جادو گھر کہا کرتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام لوگوں کا خیال فریمیسنوں کی نسبت یہہ ہے کہ وہ کسی نہ کسی قسم کا جادو کرتے ہیں مگر یہہ ان کی بے سمجھی ہے۔ حال میں ہی کلکتہ کے بشپ ولڈن صاحب نے جو خود فریمیسن ہیں ایک درس میں تبلایا ہے کہ فریمیسن میں کوئی بات مسیحی عقیدے کے برخلاف نہیں کی جاتی ہے اس میں خیرات دینے پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے اور سب مذہبوں اور قوموں کے لوگ بلا کسی طرح کے فرق کے بھائی کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ ملتے ہیں۔ بشپ صاحب نے بتلایا کہ فریمیسن کی مذہبی بنیاد ان دو باتوں میں پائی جاتی ہے یعنے ایک ہی سچا اور زندہ خدا ہے اور انسان کی روح غیرفانی ہے۔ علاوہ ان کے ان میں چند پوشیدہ باتیں پائی جاتی ہیں لیکن ان میں سے کوئی مسیحی عقیدے اور تعلیم کے برخلاف نہیں ہے ؎

کھیدگاؤں اور پونا میں پنڈتہ راماں بائی کی زیر حفاظت ۱۵۰۰ بیوائیں ہیں ؎

لارڈ کرزن کی تازہ عنایت۔ سنہ ۱۸۹۷ء میں سٹیٹ ریلوے کے تمام ملازم پنشن اور انعام سے جو محروم کئے گئے تھے اور ان کے ساتھ رڑکی کالج کے تعلیم یافتہ اور سیر اور سب اوورسیر بھی اس سختی کے مورد کئے گئے تھے ان کو حضور گورنر جنرل نے پنشن کا حقدار قرار دیا ہے۔ کاشکہ حضور ممدوح سنہ ۱۸۹۵ء کے سرکلر میں بھی ترمیم فرمائیں۔ رفیق ہند۔

تعلیم کا خرچ۔ صوبجات متحدہ امریکہ میں تعلیم کا اس قدر خرچ ہوتا ہے جس قدر کہ فرانس۔ انگلینڈ۔ اور جرمنی کے بحری صیغوں کا ہے جس کا تخمینہ ساٹھ کروڑ روپیہ کیا گیا ہے اس مد پر برٹن کلاں میں ستائیس کروڑ فرانس میں سترہ کروڑ اور جرمنی میں تیس کروڑ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ رفیق

ہوائی جہاز۔ حال میں پانچ اشخاص نے ایک ہوائی جہاز پر ۳۵ میل کا سفر کیا اور ایک شہر سے دوسرے میں سلامتی سے پہنچ گئے۔ تیس برس کی سخت محنت کشی کے بعد ایک جرمن افسر نے یہہ نیا ہوائی جہاز ایجاد کیا ہے۔ اس کی لمبائی ۴۲۰ فٹ ہے اور اسکے دو نو سرے ایک بڑے بھاری سیگار کی مانند نوکیلے ہیں۔ اسکے اندر ۱۷ کمرے ہیں اور ہر ایک میں ایک ایک چھوٹا گیس سے چلنے والا اغبارہ لگا ہے۔ آگے اور پیچھے اسکے آلے ہیں جنسے ہوا میں اسے گھما سکتے ہیں۔ اسکے موجد کونٹ زیپلیز فرماتے ہیں کہ انکا جہاز فی گھنٹہ ۲۵ میل طے کر سکتا ہے اور کہ انہوں نے اسکے ہوا میں چلانے کی مشکل کو بھی حل کر لیا ہے + آفرین ایسی عقل پر! کون کہہ سکتا ہے کہ انکی کونسی عجیب ایجاد ہے؟ پے در پے ایک سے ایک عجیب حکمت نکلتی آتی ہے جب انسان کی یہہ حکمت ہے تو اس خدا کی حکمت جس نے انسان کو یہہ عقل بخشی کیسی عجیب وغریب نہ ہوگی ؎

دستور العمل اخبار نور افشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ . . . . [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ . . . . [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ . . . . [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ . . . . [illegible]
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی . . . . [illegible]
بغیر ضمیمہ . . . . [illegible]

اشتہار

میسرس نسروانجی اینڈ کمپنی نیلام کنندگان نارتھ ویسٹرن ریلوے کو مندرجہ ذیل اسباب وغیرہ کو مجمع عام میں نیلام کرنے کا جنرل سٹور یارڈ لاہور میں حکم ہوا ہی یہہ نیلامی ۲۰ اگست سنہ ۱۹۰۰ء سے ۱۰ بجے صبح ہر روز ہوا کریگی ؂

فہرست اسباب

پرانے لوہے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے - اسپاتی ریلیں - پرانے جکر - فولادی کمانیاں - فولادی ڈھیرے لوہے کی چادریں - چادر اور سلاخ - پرانی رتھیں اور بہت سے تانبے کے ٹکڑے اور چھ سو ٹن فولادی سلیپر - تمام اسباب نیلامی کے دن سے ایک مہینے کے اندر اندر اٹھانا ہوگا ورنہ ۲ پائی فی من فی روز کے حساب سے کرایہ لگیگا ؂

بحکم - جے - ڈبلیو - اے - مکنیر قایم مقام چیف سٹور کیپر نارتھ ویسٹرن ریلوے ؂

۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء لاہور

اشتہار

زنانہ بائبل اور میڈیکل مشن کی طرف سے چار وظیفے ان مسیحی لڑکیوں کے واسطے خالی ہیں جو لودیانہ میڈیکل سکول میں علم طب کی تعلیم کو ختم کرکے اسی مشن کے متعلق کام کریں - امیدوار کی عمر کم از کم سترہ سال ہو اور اس نے انٹرنس یا ہائی سکول یا اینگلو ورنیکولر مڈل سکول کا امتحان پاس کیا ہو - نیز دو مسیحی لڑکیاں نرس کا کام سیکھنے کے لئے سکول میں لی جاسکتی ہیں - امیدواروں کو چاہیئے کہ فی الفور اپنی درخواستیں معہ چال وچلن اور لیاقت کے سرٹیفکٹوں کے ذیل کے پتہ پر بھیجدیویں سکول ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء سے کھلے گا ؂

المشتہر
ڈاکٹر - ای - ایم - براؤن - ایم - ڈی - پرنسپل میڈیکل سکول لدھیانہ

اشتہار

ناظرین نور افشاں کی خدمت میں

التماس ہی کہ بندہ نوازی کرکے اس کے دریافت کرنے میں بندہ پر احسان فرماویں کہ بندہ سات سال سے سخت مصیبت میں مبتلا ہی - اور وہ مصیبت یہہ ہی کہ سات سال سے بندہ کی بیوی مسمات لیزی سالومن مجھ سے علیحدہ ہی اور مجھ سے وہ بیماری کا بہانہ کرکے علاج کے واسطے علیحدہ ہوئی تھی - لیکن اب تین سال سے معلوم ہوا کہ وہ لاہور میں کسی غیر شخص کے ساتھ رہتی ہی - پر بندہ کو معلوم نہیں کہ کس جگہہ پر ہی - اگر کوئی شخص اس کے حال یا سکونت سے آگاہ ہو تو بذریعہ ایک پوسٹ کارڈ بندہ کو مطلع فرماویں - عنایت ہوگی ؂

المشتہر
ایم سالومن - پالم پور ضلع کانگڑہ

ضرورت

ایک عیسائی ہندوستانی ڈاکٹر کی ضرورت ہی جو کہ سی - ایم - ایس - مشن کے تحت کام کرے ؂

المشتہر
ڈاکٹر ڈبلیو - بی - ہیوڈ صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں

بجواب اشتہار مطبوعہ ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء مسٹر جے - ایس - ولیم کلکتہ کہ میں فی الحال روڑکی ستی محلہ میں ساکن ہوں اور آپ کو یاد سے بھولا ہوں اسواسطے ملتمس خدمت ہوں کہ براہ نوازش کارڈ کے ذریعہ مجھکو حالات اپنے سے مشکور فرماویں

پادری ای - ایم - ویری صاحب [illegible] ڈی - ڈی - اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں - ایم - وایلی کے اہتمام سے چھپا ؂